دین محمدی کے زوال پر آریہ سماج کو ملال

سماجی متر ہمیشہ اس خوشخبری کے سننے اور سنانے پر گویا تلے رہتے ہیں کہ اسلام کب دنیا سے اٹھتا ہے مگر اُن کو خبر نہیں کہ ؎

شور بختان با آرزو خواہند — مقبلان را زوال نعمت و جاہ

آریہ مسافر نے ایک مضمون بعنوان "دین محمدی کا زوال" لکھا ہے جو ناظرین کی آگاہی کیلئے درج ذیل ہے۔

دین محمدی کا زوال دنیا میں جس قدر مذاہب جہلا نے ایجاد کئے ہیں۔ رفتہ رفتہ بمرور دہور جب اُن میں اشخاص ذی علم پیدا ہوتے ہیں۔ اور اپنے مذہب کی حقیقت کی بلا تعصب بنظر عقل و انصاف جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ تو دل میں ضرور اس سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ گو ظاہراً سوسائٹی کے خوف سے سب کی ہاں میں ہاں ملاتے رہیں۔ اور رسوم مذہبی کی پابندی بھی شرم و خوف سے کرتے رہیں۔ غرضیکہ یہ بھی ایک قسم کا تقیہ ہے۔ جیسا کہ اہل شیعہ میں مروج ہے۔ ہم اس کی نسبت بہت ساری نظائر پیش کرینگے۔

میں مذہب اسلام میں شیخ الرئیس خواجہ نصیر الدین طوسی علامہ ابو الفضل و فیضی شیخ مبارک الکاباپ وغیرہ وغیرہ صدہا علماء متبحر ایسے گذرے ہیں جو بظاہر مسلمان مگر بباطن کچھ اور ہی ۱؎ تھے۔ اُن کی تصانیف سے ہی اُن کے عقاید کا پتہ لگ سکتا ہے عیان راچہ بیان۔ فی زمانہ بھی دین اسلام و عیسوی میں اکثر منصف مزاج و حق پسند ایسے موجود ہیں۔ جو اپنے مذاہب کی حقیقت نفس الامری سے بخوبی واقف ہو گئے ہیں مگر بیچارے مجبور ہیں۔ بمصداق ماندن نہ پائے رفتن کہیں تو کس سے اور رہ جائیں تو کہاں

دین محمدی کی تردید اگرچہ دین عیسوی کی جانب سے باوقات مختلف ہوتی رہی۔ اور

۱؎ یہاں شری جی تبلا یا تو ہوتا کہ وہ باطن میں کیا تھے غالباً آریہ ہوں گے۔ اُن کی تصنیفات ہی سے کوئی حوالہ تبلایا ہوتا۔ (مسلمان)

اب بھی ہوتی ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ جیسی چاہئے ویسی نہ ہو سکی۔ اور کیونکر ہو سکتی تھی۔ جبکہ مسلمانوں کی مانند مسیحی بھی اُسی مرض میں مبتلا تھے یعنے خدا کی طرف سے فرشتوں کا آسمان سے نزول شیطان و ملائکہ کا وجود بعثت انبیاء اور اُن کے خوارق عادات و معجزات کا ظہور وغیرہ وغیرہ یہ سب امور جو قوانین قدرت کے خلاف ۱؎ ہیں۔ مسلمہ فریقین تھے پھر ایسی صورت میں ایک فریق فریق ثانی کی تکذیب کس طرح کر سکتا تھا۔ ہر چند فروعات ۲؎ میں بوجہ اختلاف وہ باہم الجھتے جھگڑتے رہے۔ مگر اصول مذکورہ بالا میں دونو متفق تھے۔ تو کہہ میری نہ میں کہوں تیری یہ سمجھ کر خاموش رہتے تھے۔ البتہ آریہ سماج نے جملہ مذاہب کی تحقیقات کی کماحقہٗ داد دی اور بلا تعصب سب کی اصلیت کو ظاہر کر دیا۔

مذہب اسلام تو علم کا اسقدر دشمن ہے کہ خدا کی پناہ۔ منطق سے علم شریف ۳؎ کی درس و تدریس کو ناجایز قرار دیکر کتب منطق کے اوراق سے استنجا جایز کر دیا۔ مطلب

۱؎ خلاف کہہ دینا تو آسان ہے مگر خلاف ثابت کر دینا کارے دارد (مسلمان)

۲؎ کہتے ہوئی شرم کرتے تو ایسا نہ کہتے عیسائیوں اور مسلمانوں کا اختلاف خدا کی ذات و صفات سے شروع ہوتا ہے جو سب کا اصل الاصول ہے اس اختلاف کو یہاں شری جی فروعات کا اختلاف تبلاتے ہیں ہاں فروعات کا اختلاف آریوں اور عیسائیوں میں کہتے تو کسی قدر بجا بھی تھا کیونکہ عیسائیوں کی طرح آپ بھی تثلیث کے قائل ہیں (مسلمان)

۳؎ کیسا سفید جھوٹ ہے۔ علم منطق کی جو خدمات علماء اسلام نے کی ہیں وہ خود اسی سے ظاہر ہیں کہ منطق کا لفظ بھی عربی زبان کا ہے آج جو منطق کا سرمایہ ملتا ہے وہ بیشتر علماء اسلام کی تصنیفات کو زندہ رکھنے والے ہیں تو علماء اسلام ہی ہیں۔ علمائے اسلام نے منطق پر وہ جلا دی کہ خود علماء یونان بھی زندہ ہوتے تو شاباش کہتے آج یونیورسٹی کی جماعتوں۔ مولوی عالم مولوی اور مولوی فاضل کی تعلیم میں منطق کی کتابیں اس کثرت سے ہیں کہ سماج میں ہفتہ وار آریہ بھی تنکر نہ ہوتے ہونگے۔ نہیں معلوم نامکردوست یہاں شری جی نے کس مجتہد یا محدث یا کسی معتبر جید عالم کی تحریر میں پایا کہ منطق ایسی چیز ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی لکھتے ہیں منطق ایک مطلق [illegible]

یہ کہ نہ کوئی منطق پڑھے گا نہ دین اسلام سے برگشتہ ہوگا۔ کیونکہ فن منطق خاص اسی لئے وضع ہوا ہے کہ فکر انسانی کو سہو و خطا سے محفوظ رکھے۔ اور نتیجہ خیالات کا صحیح نکلے۔ تاریکی کا زمانہ گذر گیا۔ سائنس روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے

بقیہ حاشیہ (صفحہ ۵):۔ اس سے نہ کوئی عقائد میں فتور آتا ہے نہ کوئی عقل کے خلاف ہے بلکہ مثل دیگر زبانوں۔ عربی۔ فارسی۔ سنسکرت اردو وغیرہ کے یہ بھی ایک زبان کے محاورات ہیں۔

مہاشہ جی آیئے ہم آپ کو آپ ہی کے گھر کی سنائیں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ جو کچھ آپ لکھ رہے ہیں یہ درحقیقت آپکا اسلامی آئینہ میں اپنا عکس ہو بس ذرہ غور سے سنئے ہم آپکی طرح ادہر اودہر کے کسی غیر معتبر شخص کا قول نہیں سنائیں گے نہ اپنے حوالے کو بے پتہ چھوڑیں گے بس ذرہ ہوش سے سنئے گا ؎

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے — آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کر

سنئے اور غور سے سنئے آپکے مسلمہ پیشوا بلکہ تمام ویدوں کی کامل راہ نما رشی منو جی مہاراج فرماتے ہیں:۔

جو شخص وید کے احکام کو بذریعہ علم منطق غلط سمجھکر وید و شاشتر کی توہین کرتا ہو وہ کافر ہے اسکو سادہ لوگ اپنی منڈلی سے باہر کردیں۔ منوسمرتی ادھیائے ۲ کی ۱۱۔

دیکھا منطق کی مخالفت اسکو کہتے ہیں اور عقل سلیم سے لڑائی اسکا نام ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اب تم لوگ دو قسم کے جواب دو گے ایک یہ کہ ہم لوگ منو جی کو کوئی الہامی نہیں مانتے دوسرا یہ ترجمہ غلط ہے سو پہلی بات کہو گے تو ہم بھی آپ سے پوچھیں گے کہ آپ لوگ گو منو جی کو الہامی نہیں مانتے لیکن منو کے زمانے کے بڑے بڑے رشی اور مہا رشی تو اُن کو ان القاب سے خطاب کرتے تھے۔

"ہے مہاراج منی قدیم وید کا اصل مطلب جاننے والے آپ ہی ہیں" منو ادھیائے اول کی ۳"

علاوہ اسکے تم مسلمانوں کے کسی ایسے ہی امام اور برگزیدہ بزرگ کا قول ہم کو سناؤ

اسلام کے منہ سے برقع اُٹھ گیا۔ اور ملمع دور ہوکر اب وہ اپنی اصلی صورت میں نظر آنے لگا اکثر مسلمان جو حق پسند تھے۔ اسلام سے منحرف ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ نتیجہ علمی ترقیات روز افزوں کا ہے۔ اور وہ جہالت جو باعث ایجاد مذاہب ہوئی۔ اور جس کی بدولت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶:۔ جس نے منطق کی درس تدریس کو ناجائز قرار دیا ہو۔ دوسرا جواب اگر دو گے تو ہم نہیں سنیں گے بلکہ اس جواب کا تصفیہ تم کو اُن ہندو مترجموں سے کرنا ہوگا جنہوں نے یہ ترجمہ کیا۔ تم بھلا اس ترجمہ کو کیا غلط کہسکتے ہو جن کی اپنی بساط کا حال یہ ہے کہ آریہ مترجم نے منوسمرتی کا جو ترجمہ کیا ہے وہ عموماً اسی ہندو مترجم کے ترجمہ سے نقل کردیا ہے پس اسکا فیصلہ تم آپس میں کرو (مسلمان)

؎ ہم بھی خوش ہیں کہ اسلام کا اصلی چہرہ نمودار ہو گیا یا ہونے لگا لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ لکھتے تو اردو میں ہیں مگر اردو کو بھی نہیں سمجھتے۔ مہربان من اکثر مسلمان کا لفظ دیکھئے کہ آپ کس حوصلہ سے اکثر لکھتے ہیں حالانکہ "اکثر" نصف سے زیادہ کو کہتے ہیں تو کیا آپ شمار و اعداد سے تبلا سکتے ہیں کہ ساری دنیا کے نہ سہی ہندوستان ہی کے مسلمانوں میں نصف سے زیادہ مسلمان اسلام سے منحرف ہو گئے ہیں۔ آپ حوصلہ سے منحرف مسلمانوں کی فہرست شایع کیجئے تو اس سے زیادہ ہندؤں اور آریوں کی فہرست ہم سے لیجئے بس ہمت آگے ٹہہئے۔ زبانی دعووں کو آجکل علمی روشنی میں کون جانتا ہے۔

آیئے ہم آپکو تبلادیں اور معتبر شہادت سے ثابت کردیں کہ آریہ دہرم کی اصلی تعلیم سے کتنے لوگ منحرف ہیں۔

آریہ سماج کے اپنے ممبران کی ایک بہت ہی معقول تعداد ایسی ہو جن سے سندھیا تو درکنار سندھیا کے منتر بھی نہیں آتے یہ ایسا پہلو ہے جس کا دھارمک (مذہبی) اثر لوگوں پر اور خاص اپنی ذات پر نہیں ہو سکتا۔ تاریخ آریہ سماج صفحہ ۸۴

ہمارے اخبار مسلمان کی اپریل صفحہ ۱۹ پر بغور ملاحظہ کیجئے اور اسکو قبول فرمایئے

محمدی - عیسائی - موسائی - پارسی - نانک پنتھی وغیرہ ہزارہا مذاہب پیدا ہوئے - معدوم ہوتی جاتی ہے - خوشی کا مقام ہے کہ لوگون کی آنکھین اب کہلین - اور حق و باطل کے انکشاف کی طرف مائل ہونے لگے چنانچہ ۱۸۹۹ء مین جو کانفرنس بمقام مکہ منعقد ہوئی تہی - ادرجس مین تمام دنیا کے مسلمان ڈیلیگیٹ شامل تھے اس کی خاص غرض مذہب اسلام کے زوال کے اسباب پر غور کرنے کی تہی - ہمعصر تجلی لاہور نے اپنے رسالہ حصہ مذہبی مطبوعہ ماہ اپریل ۱۹۰۸ء مین بعنوان "مکہ مین اسلامی انجمن" ایک مضمون تحریر کیا ہے جسکا انتخاب ذیل مین درج ہے:-

"آکسفورڈ کے ایک پروفیسر ڈی. ایس. مارگولیتھ نامی ایک خفیہ انجمن کا ذکر کرتے ہین جو ۱۸۹۹ء مین بمقام مکہ فراہم ہوئی جس مین چیدہ چیدہ مسلمان حاضر تھے. تاکہ اپنے مذہب کے زوال پر غور کرین - عربی مین ایک رسالہ شائع ہوا جس مین اس انجمن کی کارروائی اور بحث مباحثہ کا حال درج تہا حیرت ہے کہ یہ ۲۳ نفر سرکردہ مسلمان جو دنیا کے ہر حصہ و قوم سے یعنی دریائے فرات سے لیکر دریائے سندھ اور مراکو تک سے آئے تھے - اپنے ہی مذہب کے بارہ مین آزادانہ بحث نہین کر سکتے تہے. اس غرض کے لئے ایک رومی شخص سے اُن کو کمرہ کرایہ لینا پڑا - اور ترکی گورنمنٹ کے خوف سے سب کارروائی پوشیدہ کرنی پڑی۔

دین اسلام اور مسلمانون کے اخلاق کے زوال اور ممالک اسلام کے تنزل کی کئی وجوہات بیان کی گئین - مثلاً مسئلہ تقدیر - عورات کی بیوقعتی اور بعض ملکی وجوہات کا بہی ذکر کیا گیا. مگر اس مرض کی تشخیص مین کل ارکان مجلس کا اتفاق نہ تہا - اس رسالہ کے شائع ہونے اور انجمن کے منعقد ہونے سے پتہ لگتا ہے - کہ مثل دیگر غیر مسیحی مذاہب کے اسلام بہی اپنے زوال سے آگاہ ہوتا جاتا ہے - اور اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے کسی ستون یا پشتیبان کی تلاش کرتا ہے. بس اسکا یہی علاج ہے کہ بجائے محمد مسیح کو اور بجائے مسجد کے گرجا کو قایم کرے"

گو آخر مین ہمعصر موصوف نے مسلمانون کو مذہب مسیحی کی دعوت کی ہے. الانجوائے

او خویشتن گم است کرا رہبری کند. اہل اسلام کو اس دعوت کے قبول کرنے سے کیا فائدہ ہوگا اُن کو غور کرنا چاہیئے کہ تعلیم دین مسیحی کا ماخذ بدھ کی تعلیم ہے اور بدھ کی تعلیم کا منبع باستثنا دہریت وید مقدس. اور وید ایشوری گیان ہے جس مین تمام علوم کا خزانہ موجود ہے - اور سائنس کے مطابق ہے. پس ہمارے محمدی بھائی کیون نہین براہ راست ویدک دھرم کی شرن لیتے. جو سب جھگڑون سے الگ ہو جائین اور صداقت کے خلاف جو جو باتین مذاہب اسلام و عیسوی مین پائی جاتی ہین - اُن سے محفوظ رہین - ہند کے مسلمان نومسلمون کی شدھی پر ناحق شور و غل مچاتے ہین - جبکہ مکہ مین ایسی خفیہ سوسائٹیان موجود ہین نتیجہ اس کا وہی ہوگا جو مصرع ذیل کے مضمون سے ظاہر ہے انشاء اللہ:-

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی (آریہ مسافر مئی ۱۹۰۸ء)

جواب نہ مکہ شریف مین کوئی اس قسم کی خفیہ انجمن ہوئی نہ کوئی رسالہ شائع ہوا بلکہ کسی یورپی عیسائی نے اپریل فول (اپریل کے مہینے مین یورپ کے لوگ محض جہوٹ موٹ گپین اڑایا کرتے ہین اُس کو اپریل فول کہتے ہین) اڑایا اوس سے عیسائیون کے رسالہ مشنری ریویو مین ...... آیا اُس سے لاہور کے عیسائی رسالہ تجلی مین نقل ہوا اُس سے آریہ مسافر نے کاسہ لیسی کی. یہی اس کی اصلیت معلوم ہوتی ہے مگر ہم اس سے بالکل انکار نہین کرتے بلکہ اصل قصہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ چند آدمی مسلمان ایک جا بیٹھے ہون گے اور اپنے اپنے ملک مین اسلام کی ترقی یا تنزل کی باتین کرتے ہون گے جیسا کہ قاعدہ ہے کہ کسی مذہبی کام کو جا بیٹھین تو وہان مذہبی باتین ہی ہوتی ہین - اون مین سے ہر ایک نے اپنے اپنے ملک کا حال سنایا ہوگا - بس اتنے ہی پر عیسائیون نے اُس کو انجمن بنا لیا. انجمن بہی ایسی کہ تمام دنیا کے مسلمانون کی پہر اوس مین تجویزات بہی کیا - یہ کہ اسلام تنزل مین ہے - پہر اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ اسلام علم و عقل کے خلاف ہے واہ سبحان اللہ. عیسائی مذہب دنیا مین کمزور ہو جائے تو ہو جائے - آریہ دہرم کے لوگ پرواہ نہ کرین نہ کرین ان مین تنزل آنے سے کسی علم و عقل کے خلاف نہ آئے مگر اسلام مین تنزل آئے تو خلاف عقل کا فتوے لگے

ساجی ترو! ؎ آنچہ بخود نہ پسندی بدیگران مپسند۔ (مسلمان)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بدھ اور مسیح

اس عنوان سے ایک مضمون رسالہ تجلی مین سلسلہ وار نکلا ہے اُسکا جواب بہی سلسلہ وار نکلتا ہے گذشتہ اور گذشتہ سے گذشتہ مسلمان مین نقل ہو کر جواب دیا گیا ہے آج بہی کسیقدر نقل ہوتا ہے عیسائی مضمون نگار لکہتا ہے کہ :-

حال کی تحقیقات سے یہ بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ خدا کا جو تصور نسل سلیم کو حاصل تہا وہ نسل آریا کے تصور سے بالکل الگ ہی - آریا قومون نے ہر جگہ یہ میلان ظاہر کیا ہے کہ وہ خدا کا خیال کرین اور اس کے کامون کے وسیلے اس کا نام رکہین چنانچہ انہون نے سورج اور بارش کی فیض بخش تاثیر کو تسلیم کیا - اور اندہی و طوفان کے آگے وہ لرزنے لگے - اور وہ یہہ محسوس کرتے تہے کہ یہہ قواے فطرت ہمارے قابو کی نہین - اس لئے یا تو وہ ان طاقتون کی پرستش کرنے لگ گئے یا کسی ایسی روح سے ملتجی ہوئے جو ان کے خیال مین ان طاقتون پر حکمران تہی یعنے ان کی طبیعت کا رخ اس طرف رہا ہے کہ خالق کو مخلوق مین تلاش کرین اور پرستش کرین *آسمان و زمین کا فاصلہ بالاے طاق رکہا گیا - یونانی دیوتاؤن کے قصون مین یہ بتانا مشکل ہے کہ کہان الوہیت کا ذکر ہے اور کہان انسانیت کا - دیوتا انسان بن جاتے ہین اور انسان دیوتا بن جاتے ہین - ہندوستان کے آریاؤن مین جو ہمہ اوست کی تعلیم پائی جاتی ہے اُس مین بہی خدا اور انسان مین امتیاز کرنا ویسا ہی مشکل ہے جیسا کہ ظاہر کیا گیا - آریا قوم مین جو تصور خدا کا پایا جاتا ہے تجسم یا اوتار کا مسئلہ اس سے بہت مشابہ ہے لیکن ایسا مسئلہ نسل سلیم کی عقل و طبیعت کے بالکل خلاف تہا کیونکہ یہہ لوگ تو خدا کو ایک ایسا اعلے شہنشاہ مانتے تہے جو انسان کے وہم و خیال سے پرے ہے اور وہ اپنے خدا کا نام خداوند بادشاہ اور قادر رکہتے تہے پس خدا کا جو تصور محمد صاحب کے لئے مسئلہ تجسم کو قبول کرنا یا خدا اور انسان کے درمیان جو گڑہا

* سماجیوا سچ ہے - (مسلمان)

اس کو بہر دینا نہایت مشکل تہا چنانچہ ایک عالم نے بڑی صفائی سے یہ ذکر کیا ہو کہ مسیحی دین کا یہ عین خاصہ ہے کہ خدا کی الوہیت کو تسلیم کرے - اور محمدیت کا یہہ عین خاصہ ہے کہ خدا کی الوہیت کا انکار کرے[1] - پس محمدیون اور مسیحیون کا جہگڑا قریبی رشتہ دارون کا جہگڑا نہین بلکہ ایسا جہگڑا ہے جو بیٹون اور خادمون مین ہوتا ہے - عربی نبی نے ایک خدا کی منادی انسان سے کی - اور مشرق اب تک ایک خدا کی جو صاحب قدرت اور صاحب ارادہ ہے پرستش کرتی ہے - اور وہ ایسا خدا ہے جو اپنی خلقت سے اسباب موجودات سے انسان اور اپنی ساری صفتون سے الگ رہتا ہے ؎

جواب اس سارے مضمون مین رنج صرف یہی ہے کہ اسلام نے عیسائیت کی طرح خدا کو مجسم کیون نہین مانا سو اس کا جواب پہلے نمبرون مین دیا گیا ہے کہ اسلام خدا اوس کو مانتا ہے کہ جس پر حوادث نہ آئین یعنے جو حوادث کا محل نہ ہو اور جسم ہمیشہ حوادث کا محل ہے کبہی اس پر کوئی حادثہ آتا ہے کبہی کوئی اور محل حوادث ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پر حوادث بہیجنے والا کوئی اور ہے جو اس سے اوپر کا درجہ رکہتا ہے پس اصل خدا تو وہ ہوا نہ کہ یہہ اس لئے اسلام کہتا ہے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ یعنے اللہ وہ ذات پاک ہی کہ اُس کے سوا کوئی حقیقی معبود

[1] کیا سفید نہین بلکہ سیاہ جہوٹ ہے پہر لطف یہ ہے کہ نامہ نگار خود مانتا ہے کہ عربی نبی نے ایک خدا کی منادی کی باوجود اس کے نہین معلوم کس منہ سے کہتا اور کس قلم سے لکہتا ہے کہ آیت کا خاصہ انکار الوہیت ہے - ہان یاد آیا اُس الوہیت سے اسلام کو انکار ہے جو حضرت مسیح مین بتلائی جاتی ہے سو اگر یہی وجہ ہے اور غالباً یہی ہے تو اس وصف سے اسلام مین عیب آنے سے بجا حسن پیدا ہوتا ہے کیونکہ اسلام کہہ سکتا ہے ؎

مجہ مین اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہون مین

تم مین دو وصف مین بدخوبہی ہو خودکام بہی ہو (مسلمان)

نہین وہ تمام دنیا کا حقیقی بادشاہ یعنے حکمران ہے - وہ سب عیبون سے پاک ہی ہر طرح کے تغیرات سے سالم ہے یعنی وہ محل حوادث نہین وہ دنیا کو امن دینے والا ہے وہ سب پر نگہبان سب پر غالب اور بڑی بڑائی والا ہے -

ان آیات مین قرآن مجید نے خدا کا تصور ہم کو بتلایا ہے پس اس سے اچھا کسی کے پاس ہو تو لے آوے ورنہ غور سے سنے ؎

بس تنگ نہ کر ناصح نادان مجھے ۔۔۔ یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

آگے چلکر آپ لکھتے ہین -

اسلام کی ساری تاریخ اس ایک طرفہ جزوی عقیدہ کے افسوسناک نتیجہ کی شاہد ہے شروع سے یہ مذہب کی مخالفت کا مذہب رہا ہے جب تک یہ حملہ آور رہتا ہے یہ زندہ رہتا ہے اور جب تک اس کا سیلاب پورے زور سے بہتا ہے تب تک یہ زبردست اور مفید ہے لیکن جہان اس نے قرار پکڑا تو یہ بدبو اور گندگی[1] اچھالنے لگتا ہے لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ جنگ بڑا جوش دلانے والا اور قوت بخشنے والا ہے اور جو کچھ مقابلہ مین آتا ہے آگ کے سامنے بھوسے کی مانند ہے میدان جنگ ہارا ہے کیونکہ ہم خدائے واحد کی لڑائیان لڑ رہے ہین - لیکن جب فتح حاصل ہوئی اور لوگ کچھ امن و امان مین رہنے لگے تو اس عقیدہ سے پھر ان کو کچھ مدد نہین ملتی چنانچہ مسٹر مورس صاحب (Morris) فرماتے ہین کہ " یہ ثابت ہو چکا ہے کہ محمدی دین اسی وقت تک پنپتا رہتا ہے جب تک کہ یہ فتوحات پر تلا ہوا ہے - کیون؟ کیونکہ یہ ایک محض شاہنشاہ کا اعلان ہے - جو یہ مشتہر کرانا چاہتا ہے کہ مین شاہنشاہ ہون اور وہ اسے بزور منوانا چاہتا ہے یہ ایک بڑی اخلاقی وجود کا اعلان نہین جو اپنی مخلوقات کو خواہشات نفسانی کی پستی سے نکال کر اعلےٰ درجہ پر سرافراز کرنا چاہتا ہی (۴) کہ مین ہون - بلکہ یہ بھی کہ مین کیسا ہون اور یہ کہ کس لئے مینے انسان کو پیدا کیا ہے اور انسان کو میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے - جب تک کہ محمدی

[illegible]

[1] شرک اور تثلیث کی گندگی یا کسی اور چیز کی (مسلمان) -

تعلیم مین سے یہ نقص رفع نہ کیا جائیگا وہ دن بدن زوال پکڑتا جائے گا اور ایسا پژمردہ ہو جائے گا کہ نوع انسان کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا - وہ تو ایک مردہ لاش کی طرح پڑا رہیگا جس کی سڑاہٹ اور بدبو سے ہوا خراب ہو جائیگی ایک دوسرے عالم نے جو محمدی دین پر ایک اور طرح سے نظر ڈالتا ہے یون بیان کیا ہے " جب تک محمدی قوم غالب اور ظفریاب ہے تب تک وہ قوم اپنے معیار کے مطابق عظیم و ذیشان رہیگی - اور جب مقابلہ مین کوئی دشمن نہین رہتا تو یہ سستی اور کاہلی مین ڈوب جاتا ہے - اور جن فاتحون نے اسے اس درجہ تک سرافراز کیا تھا ان سے بدتر وحشی پن مین مبتلا ہو جاتا ہے "

جواب افسوس ہے کہ عیسائی دنیا باوجود دعوی علم کے اسلامی علوم سے ہنوز ظلمات ہی مین ہے اس سارے پیراگراف کا مطلب دو جملون مین ہے (۱) اول یہ کہ اسلام جبر سے اپنا آپ منواتا ہے (۲) دوئم اخلاقی حصے مین کمزور ہے - افسوس ہے کہ دونون الزامون کے ثبوت مین راقم مضمون نے کوئی حوالہ قرآن سے نہین دیا جو اسکا فرض تھا ہم حیران ہین کہ ایسے ناواقف مصنفون کو ہم کس طرح سمجھاوین جو بجائے اس کے کہ قرآن شریف سے ثبوت دین کسی اپنے جیسے انگریز کی شہادت سے دعوی کو ثابت کرنا چاہتے ہین انکو اتنی بھی خبر نہین یا وافتہ مذہبی تعصب سے بے خبر ہو جاتے ہین - نہین جانتے کہ اسلام پر اعتراض کرنے کے لئے اسلام کی اندرونی شہادت کی ضرورت ہے اور اوسی اندرونی شہادت سے اعتراض بکمال ہوتا ہے نہ کہ کسی ایرے غیرے اجنبی کی شہادت سے - کیا ہم بائبل کی خرابی کے مدعی ہو کر مسٹر بریڈلا (دہریہ) کا قول یا کسی مسلمان مورخ یا مصنف کا قول نقل کرنے سے سبکدوش ہو جائین گے - ہرگز نہین خیر یہ تو آپکی طرز تحریر پر گفتگو تھی اب سنئے قرآنی شہادت - قرآن مجید نے کہین بھی یہ تعلیم نہین دی کہ ہر مخالف مجھکو ضرور تسلیم کرے بلکہ صاف ارشاد ہے (۱)

قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ	نبی تو کہہ دے کہ لوگو! تمہارے پاس خدا کیطرف سے بینائی کی باتین آگئین پس جو کوئی اس بینائی (ہدایت) سے

عَمِیَ فَعَلَیْهَا وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ (پ ۷ ع ۱۹)

فائدہ اٹھائیگا وہ اُس کے لئے مفید ہے اور جو اُس ہدایت سے اندہا بنیگا اُسکا وبال خود اس پر ہوگا اور مین تمہارا محافظ نہین ہون۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ اے نبی تو ان سے کہہ دے کہ سچی تعلیم تمہارے پروردگار کی طرف سے آچکی ہے

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ (پ ۱۵ ع ۱۶)

پس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے۔

ان اور ان جیسی کئی ایک آیات سے بصراحت ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید اپنے مخالفون کو تسلیم پر مجبور نہین کرتا بلکہ اختیار دیتا ہے۔ پہر نہین معلوم کس واقفیت اور دیانت پر ہمارے مخالف کہتے ہین کہ قرآن مجید اپنی تعلیم جبراً منواتا ہے۔

دوسرے فقرے کا جواب بھی قرآن مجید کے ہر ایک پارے اور سورت سے مل سکتا ہے غور سے سنئے کہ قرآن کیسی اخلاقی تعلیم دیتا ہے ارشاد ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُسکے

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (پ ۵ ع ۳)

ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ ماں باپ کے ساتھ قریبی۔ یتیمون۔ مسکینون۔ قریب اور دور کے ہمسایون مسافرون اور ماتحتون کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو کچھ شک نہین کہ اللہ تعالےٰ مغرورون اور خود پسندون سے محبت نہین کیا کرتا۔

اس قسم کی آیات قرآن مجید مین بکثرت ہین اگر اور کوئی بھی نہو تو اخلاقی تعلیم کے لئے یہ ایک ہی کافی ہے کس لطافت اور خوبی سے تمام انسانی تعلقات کا ذکر فرمایا ہے سب سے مقدم چونکہ خدائے تعالےٰ کا تعلق ہے اس لئے اُس کو مقدم رکھا اُس سے بعد بنی نوع مین سب سے مقدم والدین ہین اس لئے اُن کو مقدم تبلا کر دیگر متعلقین کو ان سے بعد بیان کیا۔

معلوم نہین عیسائیون کے نزدیک اعلیٰ اخلاق کس کا نام ہے۔ جو وہ قرآن مجید مین نہ ملنے پر اظہار ناراضگی کرتے ہین۔

شائد وہ اس تعلیم کو اعلےٰ اخلاق جانتے ہین کہ

ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسرا بھی پہیر دو کرتہ لینے پر پائجامہ بھی دیدو ایک کوس بیگار لیجانے پر دو کوس جاؤ (متی ۵ باب ۳۹)

سو وا نا جانتے ہین کہ اس قسم کے اخلاق صرف زبان کی تری اور قلم کی حرکت کو لئے ہوتے ہین نہ کہ عمل کے لئے۔ یورپ کی سلطنتین اس پہ عمل کرتین تو آج عیسائیون کی حکومت ایک چپہ بہر زمین پر بھی نہوتی۔ کسی مخالف کے ایک ضلع لینے پر دوسرا ضلع از خود اُسکو دیا جاتا اگر کوئی کہے کہ یورپ کی سلطنتون کا کیا ہے وہ کوئی مذہبی احکام کے تہوڑے پابند ہین تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ اچھا وہ نہین تو آپ ذرہ پابند ہو جایئے آیئے ذرہ عمل کر کے دیکھیئے۔ ڈہٹائی سے کوئی اپنا صبر و استقلال دکہلانے کو ایسا کرے تو اور بات ہے مگر اُس کا دل جو کچھ کہتا ہوگا اوس کا حال اوس کو یا عالم الغیب کو خوب معلوم ہے۔ (باقی آئندہ)

گوشت خوری کیون بری ہے

ہمارے ہماشہ دوست آریہ مسافر کے ایک نامہ نگار نے گوشت خوری کی مذمت یا ممانعت ثابت کرنے کیلئے تازہ اشاعت مین ایک مضمون لکھا ہے جسکا عنوان ہے "دودھ گھی کی نہرین" اس مین بہت کچھ ہاتھ پیر مار کر جو اصول عقلی دلائل لکھے ہین وہ مع جواب درج ذیل ہین۔ پہلی دلیل یہ ہے:۔

اگر ہم قدرتی اور مصنوعی غذاؤن تمیز کرنے کیلئے اپنے حواس سے کام لین تو بھی ہمین معلوم ہو جائیگا کہ گوشت ہماری قدرتی غذا نہین اول انسانی آنکھ اس کو گوشت کہانے سے منع کرتی ہے۔